192

۲/۷/۱۴۳۱ھ
۱۷ ھ
۹۶/۳۸۱-۳۸۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں -

~~کہ ہمارے مسئلہ میں~~

۱- ہمارے کچھ عزیز (لڈو) جو کہ ایک گیم ہے وہ کھیلتے ہیں -
اور گیم کھیلتے وقت یہ طے کرتے ہیں کہ جو ہارے گا وہ
بوتل وغیرہ پلائے گا - شروع میں یہ لوگ اس کو شرط کا نام دے کر
کھیلتے تھے لیکن جب کہا گیا کہ شرط تو ناجائز ہے۔ تو انہوں نے اپنی اس
خواہش کو پورا کرنے کے لئے کہا کہ چلو ہم انعام رکھتے ہیں یعنی نام بدل دیا -
اور یہ کھیلنے والے پہلی بات تو نماز کبھی دل چاہا تو پڑھ لیا ورنہ تو نماز کے وقت
میں بھی کھیلتے رہتے ہیں اور جو چیز شرط کے طور پر منگواتے ہیں کیا
یہ شرط انعام کہہ کر رکھنا اور اس چیز کا کھانا کیسا ہے۔ کیونکہ یہی شرط کی
چیز سارے گھر والوں کو بھی کھلاتے ہیں ۔ از راہ کرم رہنمائی فرما کر مشکور فرمائیں۔

۲- ہمارے ایک دوسرے عزیز جو فیکٹری میں کام کرتے ہیں وہ دس محرم کو ساری
رات فیکٹری میں جا کر حلیم پکاتے ہیں اور صبح گھر بھجواتے ہیں اور رشتہ داروں
کو بھی بانٹتے ہیں۔ اب یہ حلیم گھر والے سارے کھاتے ہیں۔ مگر اس گھر میں
مدرسے کے کچھ طلبہ ہیں جو یہ کہہ کر حلیم نہیں کھاتے ہیں کہ چونکہ دس محرم کو یہ چیزیں
غیر اللہ کے نام پر پکتی ہیں اس لئے یہ حرام ہے۔ تو جو آدمی حلیم ساری رات پکا کر صبح گھر
بھی لاتا ہے اس کا کہنا ہے کہ دراصل ہمارا سیٹھ ہمیں کوئی دعوت وغیرہ کرتا نہیں اور سیٹھ
بھی بریلوی ہے اس لئے ہم دس محرم میں سیٹھ سے اس بہانے دعوت کے پیسے نکالتے ہیں
کہ آج تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا دن ہے آپ پیسے دیں تو ہم حلیم پکائیں گے اور ہمارا
مقصد اس سے کوئی محرم منانا نہیں ہوتا صرف سیٹھ سے پیسے نکال کر حلیم پکا کر کھانا ہے۔
ایسی صورت میں شریعت مطہرہ کیا کہتی ہے؟ براہ کرم مدلل وضاحت فرمائیں۔

عرضگذار - اکرام اللہ
متعلم - خامسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ "لڈو" ہو یا کوئی اور کھیل، جب اس میں دونوں طرف سے یہ شرط لگائی جائے کہ جانبین میں سے جو ہارے گا وہ دوسرے کو متعین رقم دے گا یا بوتل وغیرہ پلائے گا تو یہ کھیل "قمار" میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہو جائے گا، عام ہے کہ اس متعین رقم کو انعام کا نام دیا جائے یا کچھ اور، دونوں صورتوں میں یہ متعین کرنا ناجائز ہے۔

نیز! اس طرح شرط لگا کر کھیلنے سے یا شرط لگائے بغیر کھیلنے سے اگر نماز ضائع ہوتی ہو تو ایسا کھیل بھی ناجائز ہے۔

لہذا! اگر شرط لگائے بغیر، نمازوں کے اوقات کے علاوہ کبھی کبھار کھیل لیا جائے تو گنجائش ہے ورنہ نہیں۔

(حل الجعل)...... (إن شرط المال) في المسابقة (من جانب واحد وحرم لو شرط) فيها (من الجانبين) لأنه يصير قماراً.

(الدر مع الرد، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ۹/۶۶۴، دار المعرفة)

(جازت المسابقة بالفرس والإبل والأرجل والرمي) ليرتاض للجهاد (وحرم شرط الجعل من الجانبين) إلا إذا أدخلا ثالثاً محللاً بشرطه كما مر في الحظر.

وقال الطحطاوي في حاشية الدر تحت قوله (إلا إذا أدخلا ثالثاً) صورته أن يقولا للثالث إن سبقتنا فالمالان لك وإن سبقناك فلا شيء لنا عليك. ولكن الشرط الذي شرطاه بينهما وهو أيهما سبق كان له الجعل على صاحبه باقياً على حاله.

(حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الخنثى، مسائل شتى: ۴/۳۶۱، ۳۶۲، دار المعرفة، بيروت)

Scanned by CamScanner

باب: كل لهو باطل إذا شغله عن طاعة الله"، وفي فتح الباري:

"أي: شغل اللاهي به (عن طاعة الله) أي: كمن التهى بشيء من الأشياء مطلقاً سواء كان مأذوناً في فعله أو منهياً عنه كمن اشتغل بصلاة نافلة أو بتلاوة أو ذكر أو تفكر في معاني القرآن، مثلاً: حتى خرج وقت الصلاة المفروضة عمداً، فإنه يدخل تحت هذا الضابط، وإذا كان هذا في الأشياء المرغب فيها المطلوب فعلها فكيف حال ما دونها.

(فتح الباري، كتاب الاستيذان، باب ٥٢، كل لهو باطل إذا شغله عن طاعة: ١١/١٠٧، قديمي).

---

٢ ــــ فیکٹری کے مالک نے اگر اس نیت سے پیسے دے کر حلیم پکوایا کہ دس محرم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا دن ہے اور ہمارے اس طرح صدقہ کرنے سے وہ خوش ہو کر ہمارے بگڑے ہوئے کام بنائیں گے اور ہماری مرادیں پوری کریں گے تو یہ حلیم کھانا شرعاً جائز نہیں ہے۔

اور اگر یہ عقیدہ نہ ہو، محض ایصال ثواب کی نیت ہو تو بھی خاص اس دن کی تعیین، مخصوص کھانا (حلیم) اور روافض کے شعار سے مشابہت کی وجہ سے اس کھانے سے اجتناب ہی بہتر ہے، اگرچہ اس صورت میں کھانا حرام نہیں ہوگا۔

نیز! صورت مسئولہ میں مالک فیکٹری سے بظاہر اس کی دلی رضامندی کے بغیر جبراً مال وصول کیا جاتا ہے، یہ بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔

"إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله" ولا خلاف بين المسلمين أن المراد

به الذبيحة إذا أهل بها لغير الله عند الذبح ........

وظاهر قوله تعالى: "وما أهل به لغير الله" يوجب تحريمها إذا سمي عليها باسم غير الله، لأن الإهلال به لغير الله هو إظهار غير اسم الله، ولم تفرق الآية بين تسمية المسيح وبين تسمية غيره بعد أن يكون الإهلال به لغير الله".

(أحكام القرآن للجصاص، سورة البقرة، آية: ١٧٣، ١/ ١٢٦، قديمي).

"من أخذ مال غيره لا على وجه إذن شرعي فقد أكل بالباطل".

(أحكام القرآن للقرطبي، سورة البقرة: ١٨٨، ٢/ ٢٢٣، دار الكتب العلمية، بيروت).

فقط والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه

محمد ارشد مسكوي

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي.

٨/ ٧/ ٣١ هـ

الجواب صحيح

(توقيع)

٩/ ٧/ ١٤٣١ هـ

الجواب صحيح

(توقيع)

١٠/ ٧/ ٣١ هـ

جامعة فاروقية — دار الإفتاء — شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراتشي (پاكستان)

Scanned by CamScanner